احکام وہابیت

از: اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر: رضا اکیڈمی بمبئی

ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جلد سادس صفحہ ۸۶ تا صفحہ ۹۱

از

امام اہلِ سُنّت اعلیٰحضرت شیخ الاسلام والمسلمین مُجدّدِ اعظم

سیّدنا امام احمد رضا برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترتیب، تحشیہ، تخریج

مفتی محمد اشرف رضا قادری مصباحی

قاضی شریعت ادارہ شرعیہ مہاراشٹر، بمبئی

استاذ دار العلوم حنفیہ رضویہ، قلابہ، بمبئی ۵

رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

فون: ۳۷۰۲۲۹۶

سلسلۂ اشاعت ۱۳۲

سنِ اشاعت ۱۴۱۸ھ

5/-

نام کتاب ——— اَحکامِ وھابیت

مصنف ——— اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر ——— رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳

سن اشاعت ——— ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء

طباعت ——— رضا آفسٹ بمبئی ۳

ہم اہلِ سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سید نا سرکار اعلیٰحضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایۂ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۸۰ سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم، حضرت صدر الشریعہ اور مولانا حسنین رضا خاں ابن استاذِ زمن مولانا حسن رضا خاں، منشی لعل محمد مدراسی، قاضی عبد الوحید فردوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعلیٰحضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے اعلیٰحضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیفِ اعلیٰحضرت کو شائع کرنے میں ہم اہلِ سنت سست رہے اور ہماری توجہ جلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہوگئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰحضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی مبارکپور"۔ "جامعہ نظامیہ لاہور" "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی مانچسٹر" قابلِ ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سید نا سرکار حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ کتابیں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ کتابیں وہ بھی صرف اعلیٰحضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انہیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ کتابوں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت مولینا محمد توصیف رضا خاں صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبد الستار ہمدانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا اجرا ۱۰ شوال ۱۴۱۸ھ کو بمبئی میں ہوگا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب امجدی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب امجدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسلکِ اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر "امام احمد رضا ایوارڈ" پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اراکینِ رضا اکیڈمی کو مسلکِ اعلیٰحضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

اسیر مفتیٔ اعظم
محمد سعید نوری
بانی و سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری

مسئلہ از لاہور مسجد بیگم شاہی، مسئولہ صوفی احمد دین صاحب، ۲۹ محرم الحرام ۱۹۳۹ھ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد! یا علماء الملۃ وامناء الامۃ افیضوا علینا من علومکم دام فیوضکم۔ اس ظالم گروہ کا کیا حکم ہے؟ جن کے امام اول[1] نے سلطانِ وقت سے باغی ہو کر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً پر تغلب کیا۔ وہاں کے علماء کو تہ تیغ بے دریغ کیا۔ مزاراتِ اولیاء پر پاخانہ بنائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ مبارک کو صنم اکبر سے تعبیر کیا۔ ائمہ مجتہدین اور فقہاء مقلدین کو اِنَّھُم[2] ضَلُّوا وَاَضَلُّوا کا مصداق بنایا۔ اپنی خواہشات کو حق و باطل کا معیار قرار دیا۔ مختلف عبارات و پیرایہ سے حضور پُر نور عفوّ و غفور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کرتا تھا۔ اور اسی بدعقیدہ پر اپنی ذریات اولاد و اذناب معتقدین کو لگاتا تھا۔ اپنے متبعین کے سوا سب کو مشرک جانتا تھا۔ درود شریف پڑھنے سے بہت ایذا پاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک نابینا کو منارہ پر بعد اذان صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی وجہ سے شہید کرا دیا اور بولا ان الربابۃ فی بیت الخاطئۃ یعنی الزانیۃ اقل اثما ممن ینادی بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[3] الخ۔ اس کے متبعین طرح طرح سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر و توہین کرتے اور وہ سن کر خوش ہوتا یہاں تک ان بعض اتباعہ کان یقول عصای ھذہ خیر من محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم) لانھا ینتفع بھا فی قتل الحیۃ و نحوھا و محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم) قد مات ولم یبق فیہ نفع اصلا وانما ھو طارش وقد مضیٰ[4] الخ کتاب الدرر السنیۃ فی رد الوہابیہ۔ ص ۴۱، ۴۲

---

[1] محمد بن عبد الوہاب نجدی۔ ولادت ۱۱۱۱ھ وفات ۱۲۰۶ھ [2] وہ سب گمراہ ہو گئے اور دوسروں کو گمراہ کیا۔ [3] زانیہ فاحشہ کے گھر میں چنگ و رباب کا گناہ مناروں پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم پر درود بھیجنے سے کم ہے۔ [4] اس کا ایک معتقد نجدی کہا کرتا تھا کہ "میرا یہ عصا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہتر ہے کیونکہ سانپ وغیرہ کو مارنے میں اس سے فائدہ پہونچتا ہے اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو انتقال کر گئے ان سے کوئی بھی فائدہ نہیں بس وہ طارش تھے چلے گئے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بظاہر حنبلی بنتا تھا مگر دراصل حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بالکل بے تعلق تھا۔
دعویٰ نبوّت کا متمنی (خواہشمند) تھا مگر قبل از صریح اظہار طعمۂ اجل (موت کا لقمہ) ہو کر اپنے کیفرِ کردار کو پہونچا اور آیت
اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ[۱] الآیۃ کا پورا پورا مصداق بنا۔

۲؎ ان کے امام ثانی[۲] نے پہلے امام کی کتاب التوحید کی ہندی شرح المسمّٰی بہ
تقویۃ الایمان لکھی۔ اپنے فرقہ کا نام موحد رکھا اور اپنے امام کے قدم بقدم ہو کر سب
امّت کو کافر و مشرک بنایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام و دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بلکہ خود
خدائے تعالیٰ اجل و علیٰ شانہٗ کی توہین کی دشنام دہی (گالی دینے) میں کوئی دقیقہ فروگذاشت (کمی نہ چھوڑا) نہ کیا۔ انبیاء
علیہم السلام کو چوہڑے چمار اور عاجز و ناکارہ لوگوں سے تمثیل دی۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰-۱۹-۲۹
"اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات میں عیب و آلائش کا آجانا جائز رکھا۔ وقوع کذب
سے صرف بغرض ترفع و بخوف اطلاع بچنا مانا" یک روزی صفحہ ۱۴۴ و ۱۴۵
"نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ہمہ تن (بالکل)
ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا" صراط مستقیم صفحہ ۹۵
دعویٰ نبوت کیلئے بنیادیں کھودیں۔ پیرٹیاں جمائیں اور یوں تمہیدیں باندھیں
بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بلا واسطہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے
نورِ قلب سے بھی پہونچتے ہیں وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد (استاد بھائی) بھی"۔ ملخصاً،
صراطِ مستقیم صفحہ ۳۹
بالآخر جاہ طلبی و ملک گیری کے نشہ میں سکھوں سے مڈبھیڑ اور رعار فرار من الزحف
کے بعد افغانوں کی موذی کُش تلوار سے راہ فنا دیکھی۔ علیہ ما علیہ
۳؎ جب ہندی وہابیہ کے امام واس کے پیر[۳] کی موت ان کی سب یاوہ گوئیوں (بیہودہ بکواس) اور

بقیہ صفحہ ۴
۵؎ مطبوعہ "مکتبۃ الحقیقۃ" استانبول ترکی، تصنیف، شیخ الاسلام السید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی علیہ الرحمہ
۱؎ بےشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں"۔ کنز الایمان
سورہ الاحزاب، آیت ۵۷، ۲؎ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل ولادت ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء مقتول
۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء۔ ۳؎ سید احمد قتیل رائے بریلوی۔ مقتول ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۱ء

پیشین گوئیوں کی مبطل ہوئی تو اس کے اذناب (معتقدین) وذریات (اولاد) سے ایک[1] شخص قومی ترقی قومی اصلاح کا بہروپ بدل کر نکلا، جملہ کتب تفسیر وفقہ وحدیث سے انکار کیا۔ تمام ضروریاتِ دین سے منھ موڑا اور بکا کہ نہ حشر ہے نہ نشر، نہ دوزخ نہ بہشت، نہ فرشتہ ہے نہ جبرئیل نہ صراط۔ فرشتہ قوت کا نام ہے۔ دوزخ وبہشت وحشر ونشر روحانی ہیں نہ جسمانی۔ کرامات ومعجزات سب ہیچ ہیں۔ ہر کوئی کوشش کرنے سے نبی ہوسکتا ہے۔ خدا بھی نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کے نزدیک غایت (انتہا) درجہ کی غمی کا نام دوزخ تھا تو وہ اپنی اسی مسلمہ دوزخ کے راستہ سے اسفل السافلین میں پہونچا اور وہ اس طرح ہوا کہ اس کے خازن وامین نے بہت سا روپیہ اندوختہ (جمع کیا ہوا) اس کا غبن (ہضم) کیا، معلوم ہونے پر نہایت غمگین ہوا۔ کھانا پینا ترک کیا، آخر اسی صدمہ سے ہلاک ہوا۔

اسی کے دم چھلوں میں سے مسیح[2] قادیانی دجال پیدا ہوا۔ کھلم کھلا دعوی نبوت کیا۔ سورہ صف میں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بشارت اسم احمد (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) سے ہے اس کو اپنے اوپر چسپاں کیا۔ اسی طرح درکات جہنم طے کرتا ہوا درک (سب سے نچلا طبقہ) اسفل میں پہونچ کر یوں کفری بول بولا ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام	داد آں جام را مرا بتمام
پر شد از نور من زمان وزمیں	سر ہنوز تت بہ آسمان از کیں
با خدا جنگہا کنی ہیہات	ایں چہ جور وجفا کنی ہیہات

نزول مسیح

لڑکا پیدا ہونے پر کہنے لگا:۔ کان[3] اللہ نزل من السماء۔ پھر کہا مجھے الہام ہوا ہے خدا کی طرف سے انت[4] منی بمنزلۃ اولادی انت منی وانا منک۔ واقع البلد صف ۶، ۷

الغرض افتراء وتکذیب (قرآن کو جھٹلانا) کلام الٰہی وتوہین انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام خصوصاً حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو گندی سڑی گالی دینے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی (ضمیمہ

---

[1] سر سید احمد خان کولی علی گڑھ ولادت ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء ۔ وفات ۱۸۹۸ء

[2] مرزا غلام احمد قادیانی۔ [3] اللہ نے آسمان سے نازل کیا ہے۔ [4] تو مجھ سے میری اولاد کے درجہ میں اور میں تجھ سے ہوں

انجام آتھم) انجام کار اپنے مسلمہ عذاب اعنی مرض ہیضہ سے وعدۂ الٰہی فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
تَوْصِیَۃً وَّلَآ اِلٰٓی اَھْلِھِمْ یَرْجِعُوْنَ[1] کا مورد بنا اور اپنے منکر و مخالف علماء کے
روبرو وہ فرعون بے عون جہنم رسید ہوا۔ مسلمانوں کے سامنے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ[2] کا سماں بندھ گیا۔ چاروں طرف سے مسلمانوں بلکہ ہندوؤں نے اس
کی نعش خبیث پر نفریں (لعنت) کے نعرے بلند کئے۔ ہر طرف سے بول (پیشاب) و براز (پیخانہ) کی بوچھار ہوئی اور
اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ[3] کا نقشہ آنکھوں
میں جم گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ[4]

۵ امام ثانی کے اذناب (تبعین) سے ایک بھوپالی[5] پیدا ہوا، ترویج وہابیت میں
ایڑی چوٹی کا زور لگایا طرح طرح کے لالچ دیکر مفت کتابیں بانٹ کر خدائے تعالیٰ کیلئے
جہت (سمت) و مکان (جگہ) و جسم وغیرہ مانا۔ رسالہ الاحتواء ______ فقہا و مقلدین کو دشنام (گالی) دینے
میں اپنے بڑوں سے سبقت لے گیا۔ اس کا قول بدتر از بول یہ ہے :۔ سرچشمہ سارے
جھوٹوں خبیثوں اور مکروں کا اور کان تمام فریبوں اور دغابازیوں کی فقہ و رائے ہے
اور مہا جال ان سب خرابیوں کا فقہاء اور مقلدین کی بول چال ہے۔" ترجمان وہابیہ صفحہ ۲۵، ۲۶
انجام کار معزول و مسلوب (چھینے ہوئے) الخطاب ہو کر عدم کی راہ لی اور خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنا۔
صحابہ کرام کو عموماً اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خصوصاً مخترع بدعتِ سیئہ
ٹھہرایا۔ انتقاد الرجیم

۶ وہابیہ و غیر مقلدین کی ضلالت و بدعت جب پورے طور پر ظاہر ہو چکی اور ہر
دیار (علاقوں) و امصار (شہروں) سے ان کے رد میں کتابیں لکھی گئیں تو ذریاتِ امام ثانی نے ایک اور

---

۱ "تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں" کنز الایمان۔ سورۂ یٰسٓ۔ آیت ۵۰

۲ "اور فرعون والوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے ڈبو دیا" کنز الایمان۔ سورۃ البقرۃ آیت ۵۰

۳ "ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی" کنز الایمان۔ سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۱

۴ "تو عبرت لو اے نگاہ والو!" کنز الایمان۔ سورۃ الحشر آیت ۲

۵ خاندانی تیلی نام نہاد سید صدیق حسن خان بھوپالی

مکر کھیلے اپنا حنفی و مقلد ہونا ظاہر کیا۔ عقیدہ تقویۃ الایمان پر قائم رکھا اور ہر طرح سے
ان کفریات کی حمایت کرتے رہے اور عملیات میں حنفی ہونا ظاہر کیا ٹھیک اسی طرح جس
طرح ان کا امام اوّل حنبلی المذہب بنتا تھا۔ بظاہر غیر مقلدین کی رد میں کتابیں بھی لکھیں
مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھ دیا کہ ان مسائل میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وقت
سے اختلاف چلا آتا ہے لہذا غیر مقلدوں و وہابیوں پر طعن و تشنیع ناجائز (سبیل[1] الرشاد وغیرہ)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے شیطان کا علم زیادہ مانا۔ (براہین[2] قاطعہ)
علم غیب میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو ہر صبی (بچے) و مجنون (پاگل) سے تمثیل دی (رسالہ حفظ الایمان[3])
اور بکے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو دیوار کے پیچھے کا حال معلوم نہیں۔ معاذ اللہ اپنے
خاتمہ کا حال معلوم نہیں۔ ان کے رد میں بکثرت کتابیں شائع ہوئیں۔ خصوصًا:۔
قامع (مٹانے والے) بدعت، حامئ (مددگار) سنت، صاحب حجتِ قاہرہ، مجدد مأۃ حاضرہ حضرت
مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مد اللہ تعالیٰ ظلہم العالی نے ان کی وہ سرکوبی کی کہ
باید و شاید

۷ بھوپال کے دم چھلوں میں سے ایک[4] ہندو بچہ پیدا ہوا آپ اگرچہ ناخواندہ (جاہل) تھا،
مگر بعض خواندہ وہابیہ سے چند ایک کتابیں مثل ظفر المبین[5] طعن امام ہمام (رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

---

[1] مصنف: رشید احمد اعمی اگنگوہی۔ ولادت ۱۲۴۴ھ وفات ۱۳۲۳ھ۔ [2] مصدق رشید احمد گنگوہی
مصنف خلیل احمد انبیٹھوی ولادت ۱۲۶۹ھ وفات ۱۳۴۶ھ [3] اشرف علی تھانوی۔ تاریخی نام کرم عظیم،
۱۲۸۰ھ وفات ۱۳۶۲ھ۔ [4] ہری چند بن دیوان چند کھتری، ساکن علی پور ضلع گوجرانوالہ پنجاب، پاکستان
برائے نام مسلمان ہو کر اپنا نام غلام محی الدین رکھا۔

[5] ظفر المبین فی ردّ مغالطات المقلدین مطبوع لاہور۔ اس کتاب کے رد میں حضرت مولانا منصور علی
مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ایک مبسوط کتاب بنام فتح المبین فی کشف مکائد غیر المقلدین تحریر فرمائی اور
اور حضور محدث سورتی، علامہ وصی احمد علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآراء تصنیف جامع الشواہد کو بھی
ساتھ میں تقریبًا پانچ سو علماء کے تائیدی دستخط و تقاریظ اور نقل مواہیر کے ساتھ شائع کیا
اس سلسلہ میں دیوبندی مولویوں نے بھی علماء اہل سنت کے مؤقف کی تائید و تصدیق کی ہے۔

اور قیاسات امام پر لکھیں چاروں اماموں کے مقلدین اور چاروں طریقوں کے متبعین کو معاذ اللہ مشرک و کافر بنایا، ظفر المبین صفحہ ۱۸۹، ۲۳۰، ۲۳۲ وغیرہ۔ انجام کار مرض ابلاؤس میں ایسا گرفتار ہوا کہ متواتر پانچ سات دن اس کے منہ سے پاخانہ نکلتا رہا۔ مرتے وقت وصیت کی کہ مجھے مشرکوں (حنفیوں) کے قبرستان میں نہ دفن کیا جائے بالآخر کتے کی موت مرا اور لاہور میں دروازہ بدرو کے کنارہ دفن ہوا۔ بدرو کا گندہ پانی اس کی قبر میں سرایت کرتا حتیٰ کہ اس کی قبر بھی نیست و نابود ہو کر بدرو میں مل گئی۔ فَاعْتَبِرُوْا يَآاُولِي الْاَبْصَار

۸ اس بھوپالی کے دم چھلوں میں سے ایک[۱] اور شخص نکلا، چلنے پھرنے سے معذور اور لکھنے پڑھنے سے عاری اس نے اہل قرآن ہونے کا دعویٰ کیا۔ کل کتب فقہ، تفسیر و احادیث سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سب مخالف قرآن ہے اور (معاذ اللہ) منافقوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ میں رسول سے مراد قرآن مجید ہے اور مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ میں بھی رسول سے مراد قرآن مجید ہے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مراد لئے جائیں تو یہ حکم مالِ غنیمت میں تھا نہ کہ عام حکم۔ نماز میں بھی نئی اختراع کی "المسمیٰ بہ صلوٰۃ القرآن بآیات الفرقان" اور ایک تفسیر چند ایک سیپارہ کی کسی سے لکھوائی جس کا نام تفسیر القرآن بآیات الرحمٰن رکھا اور کہتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محض ایلچی تھے۔ ایلچی کو نام و پیام کی تشریح و مطلب آرائی میں کوئی حق نہیں (معاذ اللہ منہا) آخر ذلیل و رسوا ہو کر لاہور سے نکالا گیا۔ چند ایک ملاحدہ، نیاچرہ اور اجہل ترین وہابیہ سے اس کے پیر دبن گئے۔ ملتان میں جا کر اپنی بد مذہبی کی اشاعت میں مصروف ہوا انجام کار بدکاری کرتا ہوا پکڑا گیا خوب زدوکوب ہوئی اور اسی صدمہ سے ہلاک ہوا اور سجین میں پہونچا

۹ بھوپالی کے متبعین میں ایک شخص ملا قصوری[۲] اور ایک حافظ شاعر پنجابی پیدا ہوئے اول الذکر نے ابن تیمیہ[۳] مجسمیہ کے رسالہ "علی العرش استویٰ" کی اشاعت کی صوفیاء کرام کے رد میں بڑے اہتمام سے کتاب "حقیقۃ البیعت والالہام" لکھی اور یوں کفری بول بولے:۔ بیعت مروجہ یعنی پیری مریدی سے دینِ اسلام میں اس قدر فتور اور فسادات پڑے ہیں

---

[۱] عبداللہ چکڑالوی [۲] غلام علی قصوری

[۳] احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ حرانی۔ ولادت ۶۶۱ھ / ۱۲۶۳ء۔ وفات ۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء۔

کہ جن کا شمار امکان سے باہر ہے۔ شرک فی الالوہیت و شرک فی الربوبیت جس قدر اقسامِ شرک ہیں سب اس سے پیدا ہوئے۔ صفہ ۲۸۔ سب افعال آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محمود نہیں اور آپ کے لئے عصمتِ مطلقہ ثابت نہیں۔ ص ۴۴۔ ۴۵ آخر الذکر نے تقویۃ الایمان کو پنجابی میں نظم کیا اور اس کا نام حصن الایمان و زینت الاسلام رکھا اور بھوپالی کے رسالہ طریقہ محمدیہ کو پنجابی نظم کا جامہ پہنایا اور اس کا نام انواعِ محمدی رکھا۔ پنجاب میں ہر کس و ناکس جسے دو حرف پنجابی کے آتے تھے یہ کتابیں پڑھ کر اہلِ سنت و جماعت کو مخالف قرآن و حدیث و بدعتی مشرک کہنے لگے اور تلبیس کی کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما گئے ہیں :۔ اذا صح الحدیث فھو مذھبی واترکوا قولی بخبر المصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پس در اصل ہم اہلِ حدیث ہی سچے اور پکے حنفی ہیں نہ کہ فقہاء و مقلدین۔ اس خلف ناہنجار (نالائق) بدتر از مار (سانپ سے بدتر) نے اپنے پدر بزرگوار کی کتاب فقہ کا رد کیا اور کہا کہ اس وقت علم کلام کم تھا اور اب دریا علم کا اچھلا اور ہر طرف سے کتب احادیث کی اشاعت ہوئی۔ الغرض بخوف طوالت (لمبی) و ملالت (پریشانی کی) اس قدر پر کفایت نہ ان قبائح و فضائح کا استیعاب (گھیرنا) ممکن اور نہ ہی ان کے فرقوں کا حصر معلوم آخر وہ بھی تو انھیں میں سے ہوں گے جو دجال کے ساتھ جا ملیں گے۔ اب آپ کی جناب سے استفسار یہ ہے کہ آیا یہ فرق وہابیہ مثل (مرتبے) دیگر فرق ضال (گمراہ) روافض (شیعہ) و خوارج وغیرہ کے ہیں یا نہیں؟ اور نصوص سے اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ[1] ۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ[2] ۔ وَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ[3] اور احادیث مثل اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ و اھل البدع کلاب اھل النار کے مصداق ہیں یا نہیں؟ ان کے پیچھے اقتدا، ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے میل جول کا کیا حکم ہے؟ جو ان سے محبت رکھے اور ان کو عالم اور پیروانِ سنت سے سمجھے اس کے واسطے کیا ارشاد ہے تکذیب (جھٹلانا) نصوص، ایذائے (تکلیف دینا) جمیع امت، تکفیر (کافر کہنا) و تفسیق (فاسق بنانا) اہلِ سنت و جماعت، دعوائے ہمہ دانی و انانیت مادۂ خروج و بغاوت، تحقیر و توہینِ شان نبوت ان سب فرقوں میں کم و بیش موجود۔ بینوا و توجروا

---

۱ ــ سورۃ البینۃ آیت ۶ ــ ۲ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹ ــ ۳ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۶

الجواب

رَبِّ اِنِّیۤ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

یہ سوال کیا محتاج جواب ہے۔ خود ہی اپنا جواب باصواب ہے۔ سائل فاضل سلمہٗ نے جو اقوال ملعونہ ان خبثاء سے نقل کئے ہیں ان سب کا ضلال مبین (کھلی گمراہی) اور اکثر کا کفر و ارتداد مبین ہونا خود ضروری فی الدین و بدیہی عند المسلمین وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ[۱] ○ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ[۲] ○ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ[۳] ○ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ[۴] لَعَنَھُمُ اللّٰہُ بِکُفْرِھِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ[۵] ○ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ[۶] ○ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا[۷] ○

ان آیاتِ کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ جو عام مسلمانوں پر ظلم کریں ان کے لئے بری بازگشت ہے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہے نہ کہ وہ جو اولیا پر ظلم کریں نہ کہ انبیاء پر نہ کہ خود حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم کے فضائل وعلوشان اقدس پر ان پر کیسی اشد لعنتِ الٰہی ہوگی اور ان کا ٹھکانہ دوزخ کا اخبث طبقہ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ یہ کیسے کفریات ملعونہ تم نے بکے تو حیلے گڑھیں گے، بے سر و پا جھوٹی تاویلیں کریں گے اور کچھ نہ بنی تو یوں کہیں گے کہ ہماری مراد توہین نہ تھی۔ ہم نے یوں ہی ہنسی کھیل میں کہہ دیا تھا۔

واحد قہار جل وعلا فرماتا ہے " اے محبوب ان سے فرما دو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد جب کوئی حیلہ نہ چلے گا تو کذاب خبیثوں کا پچھلا داؤ چلیں گے کہ خدا کی قسم ہم نے تو یہ

---

[۱] سورۃ الشعراء آیت ۲۲۷ [۲] سورۃ ہود، آیت ۱۸ [۳] سورۃ التوبہ، آیت ۶۵-۶۶ [۴] سورۃ التوبہ آیت ۷۴ [۵] سورۃ البقرۃ آیت ۸۸ [۶] سورۃ التوبہ آیت ۶۱ [۷] سورۃ الاحزاب آیت ۵۷

باتیں نہ کہیں، نہ ہماری کتابوں میں ہیں، ہم پر افترا ہے، ناواقف کے سامنے یہی جل کھیلتے ہیں۔ واحد قہار عزوجل فرماتا ہے "بے شک ضرور وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔" یعنی ان کی قسموں کا اعتبار نہ کرو۔ وَاَنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ ان پیشوایانِ کفر کی قسمیں کچھ نہیں اِتَّخَذُوْآ اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ وہ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکتے ہیں لاجرم یقیناً ان کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے۔ ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی تو بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بے شک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا وآخرت میں ان پر لعنت فرمائی اور ان کے لئے تیار کر رکھا ذلت دینے والا عذاب۔

طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیر مقلدین و دیوبندیہ وچکڑالویہ خذلہم اللہ تعالیٰ اجمعین ان آیاتِ کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتد ہیں ان میں ایک آدھ اگرچہ کافر فقہی تھا اور صدہا کفر اس پر لازم تھے جیسے ۲ والا دہلوی مگر اب اتباع واذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر کلامی نہ ہو ایسا کہ من شک فی کفرہ فقد کفر، جو ان کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور احادیث کہ سوال میں ذکر کیں بلاشبہ ان کے اگلے پچھلے تابع متبوع مقتدیٰ سب ان کے مستحق مصداق ہیں۔ یقیناً وہ سب بدعتی اور استحقاق نار جہنمی اور جہنم کے کتے ہیں مگر انھیں خوارج و روافض کے مثل کہنا روافض وخوارج پر ظلم اور ان وہابیہ کی کسرِ شان خباثت ہے۔ رافضیوں خارجیوں کی قصدی گستاخیاں صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مقصور ہیں۔ اور ان کی گستاخیوں کی اصل مطمح نظر حضرات انبیاء کرام اور خود حضور پر نور شافع یوم النشور ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم وبارک وسلم۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ ان تمام مقاصد اور ان سے بہت زائد کی تفصیل فقیر کے رسائل "سل السیوف، وکوکبہ شہابیہ، وسبحان السبوح وفتاویٰ الحرمین، و حسام الحرمین، وتمہید ایمان وانباء المصطفیٰ، وخالص الاعتقاد وقصیدۃ الاستمداد اور

اس کی شرح کشف ضلال دیوبند وغیرہا کثیرہ شہیرہ حافلہ کافلہ شافیہ وافیہ قالعہ قامعہ میں ہے۔ وللہ الحمد۔ ان کے پیچھے اقتدار باطل محض ہے۔ کما حققناہ فی النہی الاکید۔ ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد، ان سے میل جول قطعی حرام، ان سے سلام وکلام حرام، انھیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام، مرجائیں تو مسلمانوں کا سا انھیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انھیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام، انھیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:۔ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ[1] اگر شیطان تجھے بھلادے تو یاد آنے پر ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور فرماتا ہے: وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ[2] اور میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں: فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم ان سے دور بھاگو اور انھیں اپنے سے دور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں، وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا: لاتجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم، نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو اُن کی عیادت نہ کرو۔ مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو۔ نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ رب عزوجل فرماتا ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ[3] ان میں کبھی کسی کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا۔ جو اُن کے اقوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انھیں کی طرح کافر ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالٰی وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ[4] تم میں سے جو اُن سے دوستی رکھے

---

[1] سورۃ الانعام آیت ۶۸۔ [2] سورۃ ھود، آیت ۱۱۳، [3] سورۃ التوبہ، آیت ۸۴، [4] سورۃ المائدہ، آیت ۵۱

وہ بے شک انھیں میں سے ہے اور اس کا حشر انھیں کافروں کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں من احبّ قوماً حشرہ اللہ معھم جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔ اور فرماتے ہیں من ھوی الکفرۃ فھو معھم، جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انھیں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو ان کو عالم دین یا پیرِ سنت سمجھے قطعاً کافر و مرتد ہے۔ شفائے امام قاضی عیاض و ذخیرۃ العقبیٰ و بحر الرائق و مجمع الأنہر و فتاویٰ بزازیہ و درّ مختار وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے من شکّ في عذابه وكفره فقد كفر، جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار، ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ انھیں عالم دین یا پیرِ سنّت سمجھنا کس درجہ اخبث کفر ہوگا۔ وذٰلك جزاءُ الظّالمین۔ اللہ عزّ وجل سب خبثار کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے۔ ارے کس کے دوست دشمن محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم کے دوست دشمن۔ افسوس! افسوس!! ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے، اپنے دشمن کے سائے سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلّم کے دشمنوں ان کے بدگویوں، انھیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں، ہم پیالوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ آئے گی کیا حشر نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منھ دکھانا نہیں۔ کیا ان کے آگے شفاعت کے لئے ہاتھ پھیلانا نہیں۔۔۔۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم سے حیا کرو، اللہ عزّ وجل توفیق دے۔ آمین واللہ تعالیٰ اعلم

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
اِن سا نہیں انسان وُہ اِنسان ہیں یہ
قُرآن تو ایمان بتاتا ہے اِنہیں
ایمان یہ کہتا ہے مِری جان ہیں یہ

(امام احمد رضا بریلویؒ)